

مسودات

و

نسخۂ قدیمیہ

Donated by:

Er. Mohammad Yasir Raza Qadri Bandvi

کنزالایمان فاونڈیشن

کنزالایمان اسلامک لائبریری

پہلی منزل، خانقاہ نبیرۂ استاذ زمن علّامہ تحسین رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

مرکز اہل سنت، بریلی شریف

www.kanzuliman.org

info.kanzuliman@gmail.com

۴۸۶/۹۲

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا ٭ اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

فضائل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس رسالہ میں میلاد شریف پڑھنے
وسلام وقیام کا روشن ثبوت ہے

مرتبہ

مولوی عبد الجبار قادری رضوی فتحپوری
خطیب مسجد تکیہ اکبر شاہ سیلسہ مئو

چمن گنج ۱۲/۸۸ کانپور   ہدیہ ۳۰ نئے پیسے

باہتمام محمد حنیف لیتھو کی تی پریس نئی سڑک کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

ربیع الاول وہ مبارک مہینہ ہے جس میں آفتاب نبوت ماہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع فرما کر اپنی ضیا پاشیوں سے تمام عالم کو منور فرمایا

۱۲ ربیع الاول دو شنبہ کی مبارک صبح کو دعائے خلیل نوید مسیحا مجسم بن کر ظاہر ہوئی جس کے عالم وجود میں آتے ہی کفر و ضلالت کی ظلمتیں کافور ہو گئیں اور کائنات کا کونا کونا بقعۂ نور بن گیا دنیا پہ مستقل ترقی کے دروازے کھل گئے کائنات کی خوابیدہ قومیں بیدار ہو کر مصروف عمل ہو گئیں وہ لوگ جو بجائے انسانوں کے خونخوار درندے بن چکے تھے کمال انسانیت کے مرتبے پہ فائز ہو کر اخلاق و اعمال کے پیکر بن گئے

فرزندان توحید اس دن کو یاد کر کے مسرت و شادمانی کا اظہار کرتے ہیں سرور عالم نور مجسم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور ہدیۂ عقیدت و تحفۂ صلوٰۃ و سلام پیش

کرکے سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔ شمع رسالت کے پروانے سردارِ دوجہاں باعث کون ومکان، محسن کائنات کی صورت وسیرت، فضائل وکمالات خصائص محامد کے بیان اور حمد ونعت کے پرکیف نغموں سے اپنے قلوب کو منور کرتے ہیں اور محسن کائنات کے احسانات اور خالق کائنات کے انعامات کا شکریہ بجالاتے ہیں۔

لیکن بعض بدنصیب ایسے بھی ہیں جو اس سعادت عظمیٰ سے محروم ہیں اور دوسروں کو محروم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا اور کھڑے ہوکر سلام پڑھنا شرک و بدعت ہے اور میلاد کرنے اور سلام پڑھنے والے مشرک و بدعتی اور جہنمی ہیں۔ نہ ان کی نماز قبول ہے نہ زکوٰۃ، نہ روزہ، نہ حج اور نہ دیگر اعمال حسنہ۔

نعوذ باللہ من ذالک

لہٰذا میں نے مناسب سمجھا کہ چند سطور ہدیہ ناظرین کردوں۔

(وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم)

خادم اہل سنت

مولوی عبد الجبار

قادری رضوی فتحپوری

خطیب مسجد تکیہ اکبر شاہ سیہ مئو کانپور

دن کیوں منایا جاتا ہے

دنیا کے تمام مذاہب میں مختلف تقریبیں منانے کا طریقہ قدیم سے چلا آتا ہے ہر قوم وملت کے افراد اپنی تقاریب کو نہایت خوشی اور مسرت سے مناتے ہیں تقاریب کو اجتماعی حیثیت سے خاص اہمیت حاصل ہے خصوصاً مذہب اسلام میں جو تقاریب ہیں وہ بہر صورت بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔

مگر یہ تقاریب محض رسوم ورواج ، یا لہو ولعب کے لیے نہیں مقرر کی گئیں بلکہ ان میں ماضی کے زبردست حوادث اور اکابر کے عظیم الشان کارنامے پنہاں ہیں ان تقاریب کو قائم رکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ جن پاکیزہ ہستیوں نے اس دنیا میں تشریف لاکر ظلم وستم کو مٹا کر عدل وانصاف قائم کیا اور اللہ کی راہ میں بے مثال قربانیاں دے کر اپنے اعمال وکردار کا بہترین نمونہ پیش کیا جو حق وصداقت کے پرچم کو بلند کرکے میدان عمل آئے اور آکر ارباب باطل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست ونابود کر دیا ان کی یاد کو ہمیشہ باقی رکھا جائے تاکہ ان کی یاد کے ساتھ ساتھ ان کے اعمال حسنہ اور ان کے عظیم الشان کارناموں کی یاد بھی تازہ ہوتی رہی اور مسلمانوں کے عمل میں تیزی، جذبات میں فرحت معلومات میں وسعت خیالات میں رفعت پیدا ہو اور مسلمان پھر اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو حاصل کرنے کے لیے تیار ومستعد ہو جائیں اور اپنے اخلاق وکردار کو اپنے اسلاف کے سانچے میں ڈھال سکیں۔

*

کیا دن منانا جائز ہے؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مکہ معظمہ سے ہجرت فرماکر مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ تم عاشورا کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ دن نہایت مقدس ومبارک ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دشمن فرعون سے نجات بخشی اور ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوسىٰ مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ

(بخاری، مسلم، ابوداود)

کہ ہم موسیٰ کی فتح کا دن منانے میں تم سے زیادہ حق دار ہیں پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا

ناظرین حضرات غور فرمائیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات عطا فرمائی، وہ دن بنی اسرائیل کے نزدیک مبارک اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی اس کا مبارک ہونا مسلم بنی اسرائیل اس دن کی تعظیم کریں اور اسکو منائیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بدعت نہ کہیں بلکہ فرمائیں کہ ہم تم سے۔ زیادہ حق دار ہیں کہ اس کی تعظیم کریں اور اسکو منائیں چنانچہ خود بھی منایا اور صحابہ کو منانے کا حکم بھی دیا اب مسلمان اگر یوم بدر اور فتح مکہ کا دن منائیں تو وہ کسطرح بدعت ہو سکتا ہے جس دن بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ہوئی وہ دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے منایا۔

تو جس دن، وہ کائنات کا نجات دہندہ تشریف لایا، جس کے تشریف لانے سے کائنات کو کفر وشرک ظلم وستم، جہالت وگمراہی سے نجات حاصل ہوئی وہ دن منانا کیوں کر بدعت ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اور یاد دلاؤ ان کو اللہ کے دن

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ سب راتوں اور دنوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا فرمایا ہے اور سب دن اللہ ہی کے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سے دن ہیں جنکو خاص طور پر یاد دلانے کا حکم دیا گیا ہے تو رئیس المفسّرین حضرت ابن عبّاس حضرت ابی ابن کعب، حضرت مجاہد، و حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم اجمعین و دیگر مفسرین فرماتے ہیں کہ ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے (ابن جریر، خازن، مدارک، مفردات راغب)

ایمان والے جانتے ہیں کہ سردار دو جہاں باعث کون و مکان رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہیں باقی تمام نعمتیں انہیں کا صدقہ ہیں اگر وہ نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا تو جس دن یہ نعمت عظمےٰ عطا ہوئی اس دن کو یاد دلایا اور لوگوں کو بتانا یہ وہ دن جس دن اللہ نے نبی کریم رؤف رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کو بھیج کر مومنوں پر بڑا احسان و انعام فرمایا، اس حکم الٰہی کی تعمیل ہے اور اللہ کے کسی حکم کی تعمیل کرنا بدعت نہیں بلکہ باعث رحمت و برکت ہوتا اور اسی پر ان ایام کو جن میں بڑے بڑے واقعات پیش آئے ہیں اور بزرگان دین پر انعامات الٰہیہ ہوئے قیاس کیا جائے گا۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ (اے محبوب آپ) فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا اور اسکی رحمت کے ملنے پر چاہیئے کہ

(قرآن مجید) (لوگ) خوشی کریں

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی کا اظہار کرنا حکم الٰہی ہے اور بے شک نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل عظیم ہے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے سلسلے میں ہر جائز

یوم ولادت منانا بدعت نہیں بلکہ جائز ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ آپکی ولادت کی خوشی مومنوں مسلمانوں کو ہی ہو سکتی ہے دشمنوں اور مخالفوں کو نہیں ہو سکتی بلکہ سخت صدمہ ہوگا جیساکہ خاص میلاد کے دن شیطان کو ہوا تھا۔

علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفسیر روح البیان آیۂ کریمہ محمد رسول اللہ کے تحت فرماتے ہیں۔

وَمِنْ تَعْظِيْمِهٖ عَمَلُ الْمَوْلِدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مُنْكَرٌ، قَالَ الْإِمَامُ السُّيُوطِيُّ يُسْتَحَبُّ لَنَا إِظْهَارُ الشُّكْرِ لِمَوْلِدِهٖ (روح البیان)

کہ میلاد شریف کرنا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جب وہ منکرات سے خالی ہو۔ امام سیوطی فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

وَقَدِ اسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ أَصْلًا مِنَ السُّنَّةِ وَكَذَا الْحَافِظُ السُّيُوطِيُّ وَرَدَّا عَلَى إِنْكَارِهَا فِي قَوْلِهٖ إِنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ مَذْمُوْمَةٌ

کہ حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے میلاد کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جو کہ میلاد شریف کو بدعت کہکر منع کرتے ہیں۔

روح البیان

امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات شریف میں میلاد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں

نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قصائد و منقبت خواندن چہ مضائقہ است

کہ اچھی آواز کے ساتھ قرآن قصیدے نعت شریف اور فضائل بیان کرنا میں کیا مضائقہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

کہ میں مکہ معظمہ میں میلاد شریف کے روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد مبارک میں تھا اس وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے۔

فَتَامَّلْتُ تِلْكَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلٰئِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَشَاهِدِ وَبِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَرَاَيْتُ يُخَالِطُهُ اَنْوَارُ الْمَلٰئِكَةِ اَنْوَارُ الرَّحْمَةِ (فیوض الحرمین)

پس میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل و مقرر ہوتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

اور یہی شاہ صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

اَخْبَرَنِيْ سَيِّدِيْ الْوَالِدُ قَالَ كُنْتُ اَصْنَعُ فِيْ اَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْتَحْ لِيْ سَنَةً مِّنَ السِّنِيْنَ شَيْءٌ اَصْنَعُ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مَقْلِيًّا فَقَسَمْتُهُ بَيْنَ النَّاسِ فَرَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ هٰذِهِ الْحِمَّصُ مُتَبَهِّجًا بَشَاشًا۔

میرے والد نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد شریف کے دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکوایا تھا ایک سال سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ میسر نہ آیا تو وہی لوگوں میں تقسیم کر دیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ بھنے ہوئے چنے آپ کے روبرو پڑے ہیں اور آپ بہت ہی مسرور و خوش ہیں

(در الثمین فی مبشرات النبی الامین)

راس المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ فقیر کے مکان پر سال میں دو مجلسیں، ایک ذکر وفات دوسری ذکر شہادت حسین ہوتی ہیں سیکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں درود شریف و قرآن شریف پڑھا جاتا ہے

وعظ ہوتا ہے پھر سلام پڑھا جاتا ہے بعد ازاں کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین کو کھلایا جاتا ہے اگر یہ سب باتیں فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو فقیر کبھی نہ کرتا۔ (فتاوی عزیزیہ جلد اول)

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کے استاد شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی فرماتے ہیں

وحق آنست کہ نفس ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و سرود فاتحہ نمودن یعنی ایصال ثواب بروح پر فتوح سید الثقلین از کمال سعادت انسان است۔

ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ حضور کی ولادت کے ذکر کرتے ہیں اور فاتحہ پڑھ کر آپکی روح پر فتوح کو ثواب پہنچاتے ہیں اور میلاد شریف کی خوشی کرتے ہیں یہی انسان کی کامل سعادت ہے

میلاد شریف کرنے کا فائدہ

نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آکر ابولہب کو خبر دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں ابولہب سن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی کا اشارہ کر کے کہنے لگے تو یہ جا آج سے تو آزاد ہے" سب مسلمان جانتے ہیں کہ ابو لہب سخت کافر تھا، قرآن پاک میں پوری سورت تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ اس کی مذمت میں موجود ہے مگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرنے کا جو فائدہ اس کو ہوا وہ سنئے۔

فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ فَرَاٰهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَا لَقِيْتَ؟ قَالَ

کہ جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں نے اس کو خواب میں بہت برے حال میں دیکھا پوچھا کیا گذری؟ ابولہب نے کہا تم سے علیحدہ ہو کر

اَبُو لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْراً اِنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ

(بخاری شریف)

مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی ہاں مجھے اس (کلمہ کی) انگلی سے پانی ملتا ہے (جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے) کیونکہ میں نے انگلی کے اشارے سے ثویبہ کو آزاد کیا تھا

غور فرمایئے! ابو لہب کافر تھا، ہم مومن، وہ دشمن، ہم غلام اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی کی تھی، نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے کی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرتے ہیں جب دشمن اور کافر کو خوشی کرنے کا اتنا فائدہ پہونچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا فائدہ پہونچیگا

دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمناں نظر داری

شیخ المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

دریں جا سند است مراہل موالید را کہ در شب میلاد آں سرور صلے اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل اموال نمانید یعنی ابو لہب کافر بود چوں بہ سرور بہ میلاد آنحضرت و بذل شیر جار یہ وے بہ جہت آں حضرت جزا دادہ شد تا حال مسلماں کہ مملو است بہ محبت و سرور بذل ورد وے چہ باشد ولیکن باید کہ از بدعت ہا کہ عوام احداث کردہ اند از لغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد

مدارج النبوۃ جلد دوم

اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کی روشن دلیل ہے جو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابو لہب کافر تھا جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھر پور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے لیکن چاہیئے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں یعنی گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو

حافظ الحدیث علامہ ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد الجزری دمشقی رحمۃ اللہ علیہ اسی ابولہب کے واقعے کو لکھ کر فرماتے ہیں۔

فَمَا بَالُ حَالِ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ الَّذِیْ یُسَرُّ بِمَوْلِدِہٖ وَیَبْذُلُ مَا تَصِلُ اِلَیْہِ قُدْرَتُہٗ فِیْ مَحَبَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَمْرِیْ اِنَّمَا یَکُوْنُ جَزَآءُہٗ مِنَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَہٗ بِفَضْلِہِ الْعَمِیْمِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ

(مواہب لدنیہ و زرقانی ص ۱۳۹)

کہ جب کافر ابولہب ولادت کی خوشی کرنے سے انعام دیا گیا تو اس موحد مسلمان کا کیا حال ہے؟ جو آپ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپکی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتا ہے (فرماتے ہیں) میری جان کی قسم! اللہ کریم تبارک و تعالٰی کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اللہ کریم اپنے فضل عمیم سے اس کو جنات نعیم میں داخل فرمائے گا۔

امام المحدثین علامہ احمد بن محمد القسطلانی شافعی مصری علیہ الرحمۃ میلاد شریف کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

وَیَظْہَرُ عَلَیْہِمْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ کُلُّ فَضْلٍ عَمِیْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّہٖ اَنَّہٗ اَمَانٌ فِیْ ذٰلِکَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَۃٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَۃِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰہُ امْرَأً اتَّخَذَ لَیَالِیْ شَہْرِ مَوْلِدِہِ الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا۔

(مواہب لدنیہ زرقانی ص ۱۴۵)

کہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور یہ میلاد شریف خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لیے حفظ و امان کا سال ہو جاتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اللہ تعالٰی اس شخص پر رحم کرے جو ولادت کی مبارک راتوں میں مسرت و شادمانی کا اظہار

کر کے میلاد شریف مناتا ہے۔

عقلی طور پر بھی محفل میلاد شریف بہت مفید ہے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل سن کر ایمان قوی ہوتا ہے اور محبت بڑھتی ہے نیز تعلیم یافتہ لوگ تو کتابیں پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور مسائل دینیہ معلوم کر سکتے ہیں مگر ان پڑھ لوگ کتابیں تو پڑھ نہیں سکتے ان کو اس طرح موقع مل جاتا ہے کہ میلاد شریف سن کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حسب نسب پیدائش و پرورش بچپن و جوانی بعثت و نبوت فضائل و کمالات، اولاد و ازواج اور بہت سے دینی مسائل سے واقفیت ہو جاتی ہے اور آج کل اس کی سخت ضرورت ہے جب کہ گمراہ فرقوں کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے عقائد و اعمال پر سیکڑوں حملے اور اعتراض کرتے ہیں۔ اگر اہل سنت اپنے مذہب سے واقف نہیں ہوں گے تو ان کو جواب کیا دیں گے عقلی و نقلی دلائل سے معلوم ہوا کہ میلاد شریف بہت ہی مفید باعث رحمت و برکت ہے ۔

لاکھ مرجائیں سر ٹپک کر حسود ۔ ہم نہ چھوڑیں گے محفل مولود
اپنے آقا کا ذکر کیوں چھوڑیں ۔ جنکی امت ہیں انسے منھ کو کیوں موڑیں

یوم ولادت یوم عید ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے کہا

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا ۔ اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پر نازل فرما آسمان سے ایک خوان، تاکہ وہ (خوان اترنے کا دن) ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو

دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوان کے اترنے کے دن کو اگلوں اور

پچھلوں کے لیے عید کا دن قرار دیا، اسی واسطے عیسائی آج تک اتوار کے دن چھٹی کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں کیوں کہ اس دن خوان اترا تھا غور فرمایئے جس دن خوان اترے وہ دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اگلوں پچھلوں کے لیے عید ہو اور جس دن اللہ کی سب سے بڑی نعمت رحمت حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ دن مسلمانوں کے لئے یوم عید نہیں ہو اور یقیناً ہے

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اے امیرالمومنین آپ کی کتاب قرآن میں ایک آیت ہو اگر وہ ہم یہودیوں پہ نازل ہوئی ہوتی ہم اس کے نزول کے دن کو عید مناتے؟ فرمایا کون سی آیت؟ اس نے کہا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الآیہ فرمایا میں اس دن اور اس مقام کو جس میں یہ نازل ہوئی تھی جانتا ہوں وہ مقام عرفات اور وہ دن جمعہ تھا اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ ہمارے لیے بھی وہ دن عید ہے (بخاری ومسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کیا آپ نے فرمایا جس روز یہ نازل ہوئی تھی اس دن ہماری دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ (ترمذی۔ خازن)

ان دونوں حدیثوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی کا مقصد یہ تھا کہ یہ آیت ایسی عظیم الشان ہے کہ اگر ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو یوم عید قرار دیتے اور اس کے جواب میں دونوں جلیل القدر صحابی یہ نہیں فرماتے کہ ہم مسلمان جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو یا جس دن اللہ کی طرف سے کوئی نعمت اترے اس دن کو عید کہنا یا منانا بدعت جانتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں ہمارے یہاں اس دن دو عیدیں تھیں

معلوم ہوا کہ کسی نعمت عظمیٰ کے حصول کے دن کو عید کا دن کہنا یا منانا کتاب وسنت سے ثابت ہے لہٰذا حضور سید عالم رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا دن بلاشبہ یوم عید ہے۔

قرآن کریم، احادیث مبارکہ، ائمہ عظام اور علمائے کرام کے ارشادات سے میلاد شریف کا جائز اور بہت ہی رحمتوں اور برکتوں کا باعث ہونا ثابت ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین

صلوٰۃ وسلام

محفل میلاد میں ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرنا باعث رحمت وبرکت اور اجر وثواب ہے اس کو شرک وبدعت کہنا صریح گمراہی وجہالت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۰ (قرآن)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو! نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو سلام کھینا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو دو کام کرنے کا حکم دیا ہے ایک نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا دوسرا سلام بھیجنا اس حکم الٰہی کو سن کر قلب میں خوشی وتنگی اور اس کی تعمیل میں رغبت ونفرت سے ایمان کے کھرا ہونے اور اسکے قوی وضعیف ہونے کا پتہ چلتا ہے جن کے دل نور ایمان سے منور ہیں وہ صلاۃ وسلام کے پڑھنے میں ایک روحانی لذت وسرور محسوس کرتے ہیں اور جن کے قلوب نور ایمان سے محروم ہیں وہ صلوٰۃ وسلام سے بھاگتے اور اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

کوئی ایمان والا ایسا نہیں ہو سکتا جو ایسے عظیم الشان عمل کا انکار کرے یا اس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرے جو اس قدر محبوب و مطلوب الٰہی ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ اس عمل کی مداومت رکھے اور پھر اپنے پسندیدہ مومنین بندوں کو اس کی دعوت دے اور لطف یہ کہ صَلُّوا کے بعد تَصْلِیَۃً نہیں فرمایا اور سَلِّمُوا کے بعد تَسْلِیْمًا مفعول مطلق بیان فرما کر سلام پڑھنے میں تاکید پیدا فرما دی کہ سلام ضرور پڑھنا کیونکہ مفعول مطلق کی اصل غرض تاکید ہے چونکہ خدائے تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ جانتا تھا کہ سلام پڑھنے کے منکرین اور پڑھنے والوں کو روکنے والے پیدا ہوں گے اس لیے اس نے ایمان والوں کو تاکیداً حکم دیا کہ ایمان والو! منکر چاہے کچھ کہیں لیکن تم سلام ضرور پڑھنا اور بار بار پڑھنا بحمداللہ تعالیٰ مومنین اس حکم الٰہی کی تعمیل دل و جان سے کر کے بے شمار رحمتیں و برکتیں حاصل کرتے ہیں کیونکہ صلوٰۃ و سلام کا فرمان ایمان والوں سے ہے اور یہ ایمان والوں ہی کا حصہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ (قرآن) اے محبوب تجھ پر سلام ہے اصحاب یمین کی طرف سے

معلوم ہوا ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ سلام پیش کرنا مومنین صالحین، اصحاب یمین ہی کا حصہ ہے اصحاب شمال کا نہیں۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ چہرہ اقدس سے خوشی و مسرت کے آثار خاص طور پر نمایاں تھے فرمایا میں اس وجہ سے مسرور ہوں کہ میرے پاس جبرئیل امین آئے اور

فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ

انھوں نے کہا کہ آپؐ کا رب فرماتا ہے اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اس پر راضی

عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قُلْتُ بَلٰى۔

(نسائی دارمی احمد مشکوٰۃ ۸۶ کنز العمال ۱۸۱)

نہیں ہیں کہ آپکی امت کا کوئی شخص آپ پر درود بھیجے تو میں اسپر دس مرتبہ رحمت بھیجوں، اور آپکی امت کا کوئی شخص آپ پر سلام بھیجے، تو میں اسپر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا (فرمایا) میں نے کہا کیوں نہیں (میں اس پر راضی ہوں)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود، ایک مرتبہ سلام پڑھے، اس پر دس مرتبہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے اور دس مرتبہ اس پر اللہ سلام بھیجتا ہے۔

اور کنز العمال میں ان ہی سے روایت ہے اس میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں اور میرے فرشتے اس پر ۱۰ بار درود پڑھیں گے اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اور میرے فرشتے ۱۰ بار اسپر سلام بھیجیں گے (کنز العمال ۱۸۱)

معلوم ہوا درود سلام پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اللہ کے بے شمار فرشتے ان کیلیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور ان پر سلام بھیجتے ہیں۔

حضرت ابن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ عَشْرًا فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَۃً

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر دس مرتبہ سلام بھیجا یہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے بردہ آزاد کیا۔

شفا شریف صفحہ ۶۱/۲

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امحق للذنوب من الماء البارد للنار والسلام علیہ افضل من عتق الرقاب (شفا شریف ص)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام پڑھنا بردہ آزاد کرنے سے افضل ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملئکۃ سیاحون فی الارض یبلغونی من امتی السلام (نسائی، دارمی، مشکوٰۃ ص)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرتے ہیں اور میری امت کا سلام میرے پاس پہونچاتے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ملائکہ سیاحین سلام پڑھنے والوں کی تلاش کرتے ہیں اور پھر ان کا سلام بارگاہ بیکس پناہ میں پیش کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یسلم علی فی شرق ولا غرب الا انا وملئکۃ ربی نرد علیہ السلام (جلاء الافہام ابن قیم ص ۲۵)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان مشرق ومغرب میں ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔

س حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر وہ مسلمان جو آپکی بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے فرشتے اس کو جواب سلام سے مشرف فرماتے ہیں

قرآن کریم کی ایک آیت اور چھ احادیث مبارکہ سے صلوٰۃ وسلام کا محبوب ومطلوب ہونا اور اس کے پڑھنے سے بے شمار اجر وثواب ملنا ثابت ہوا۔

کس قدر ظلم ہے کہ ایسے مبارک فعل کو شرک وبدعت کہا جائے اور مسلمانوں کو خیر کثیر کے حصول سے روکا جائے رہا تعظیماً دست بستہ کھڑے ہو کر سلام پڑھنا تو یہ

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور آپ کی تعظیم بحکم رب العلمین ہم پر واجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ان کی تعظیم و توقیر کرو۔

چنانچہ علامہ سید احمد زینی دحلان مکی اپنی کتاب درر السنیہ میں فرماتے ہیں

وَمِنْ تَعْظِيْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَرْحُ بِلَيْلَةِ وِلَادَتِهٖ وَقِرَاءَةُ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شب ولادت میں اظہار فرحت کرنا اور میلاد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔

علامہ عثمان بن حسن محدث دمیاطی اپنے رسالے "اثبات قیام" میں فرماتے ہیں

اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرٌ لَا شَكَّ فِيْ اِسْتِحْبَابِهٖ وَاِسْتِحْسَانِهٖ وَنَدْبِهٖ يَحْصُلُ لِفَاعِلِهٖ مِنَ الثَّوَابِ الْاَوْفَرِ الْخَيْرِ الْاَكْبَرِ لِاَنَّهٗ تَعْظِيْمٌ لِلنَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ذِي الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اَخْرَجَنَا اللّٰهُ بِهٖ ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ اِلَى الْاِيْمَانِ وَخَلَّصَنَا اللّٰهُ مِنْ نَارِ الْجَهْلِ اِلٰى جَنَّاتِ الْمَعَارِفِ وَالْاِيْقَانِ

حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جسکے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور قیام کرنیوالے کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل ہوگا کیونکہ یہ قیام تعظیم ہے کس کی تعظیم اسی نبی کریم صاحب خلق عظیم صلے اللہ علیہ وسلم کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلمات کفر سے نور ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب سے ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت و یقین میں داخل فرمایا۔

اس کے بعد بہت سے دلائل نقل کرکے فرمایا

قَدْ اِجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى اِسْتِحْسَانِ الْقِيَامِ الْمَذْكُوْرِ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ۔

بلا شبہ امت محمدیہ کے اہل سنت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بیشک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔

علامہ سید جعفر برزنجی اپنے رسالہ عقد الجواہر میں فرماتے ہیں۔

قد استحسن القیام عند ذکر ولادتہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ و درایۃ فطوبیٰ لمن کان تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ مرامہ و مرامہ۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایسے ائمہ نے بہتر سمجھا جو صاحب روایت و درایت تھے تو شادمانی ہے اس کے لیے جس کا انتہائی مقصود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے

علامہ علی بن برہان الدین حلبی اپنی کتاب انسان العیون المعروف بہ سیرت حلبیہ میں فرماتے ہیں۔

قد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم من عالم الامۃ و مقتدی الائمۃ دیناً و ورعاً تقی الدین السبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و تابعہ علیٰ ذالک مشائخ الاسلام فی عصرہ۔

بلا شبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک کے ذکر کے وقت قیام کرنا امام تقی الدین سبکی سے پایا گیا ہے جو اس امت مرحومہ کے عالم اور دین و تقویٰ میں اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے زمانے میں مشائخ اسلام نے ان کی متابعت کی ہے۔

امام العلماء سید المدرسین علامہ جمال بن عبد اللہ بن عمر مکی حنفی مفتی حنفیہ اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں۔

القیام عند ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم استحسنہ جمع من السلف فھو بدعۃ حسنۃ۔

ذکر میلاد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنے کو جماعت سلف نے مستحسن کہا تو وہ بدعت حسنہ ہے

علامہ مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ فرماتے ہیں

استحسنہ کثیر من العلماء و ھو حسن لما یجب علینا تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس قیام کو بہت سے علماء نے مستحسن رکھا اور وہ بہتر ہے کیونکہ ہم پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے

علامہ مولانا محمد بن یحییٰ حنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں۔

نَعَمْ یَجِبُ الْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ یَحْضُرُ رُوْحَانِیَّتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَجِبُ التَّعْظِیْمُ وَالْقِیَامُ

ہاں ذکر ولادت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت قیام ضروری ہے کیونکہ روح اقدس حضور صلے اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے اس وقت تعظیم وقیام لازم ہوا

امام اجل فقیہ محدث سراج العلما مولانا عبد اللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں۔

تَوَارَثَهُ الْاَئِمَّةُ الْاَعْلَامُ وَاَقَرَّهُ الْاَئِمَّةُ وَالْحُکَّامُ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرِ مُنْکِرٍ وَّرَدِّ رَادٍّ لِهٰذَا کَانَ حَسَنًا وَمَنْ یَسْتَحِقُّ التَّعْظِیْمَ غَیْرُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَکْفِیْ اَثَرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ"

یہ قیام بڑے بڑے اماموں میں برابر چلا آتا ہے اور اسے ائمہ و حکام نے برقرار رکھا اور کسی نے رد انکار نہ کیا لہٰذا مستحب ٹھہرا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے اور اسکے ثبوت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔

اسی طرح علامہ مفتی عمر بن ابی بکر شافعی اور سید المحققین مولانا احمد بن زین شافعی اور مدرس مسجد نبوی مولانا محمد بن محمد عرب شافعی اور مولانا عبد الکریم بن عبد الحکیم حنفی مدنی اور مولانا عبد الجبار حنبلی بصری اور مولانا ابراہیم بن محمد خیار حسینی شافعی مدنی رحمہم اللہ نے اس قیام کے مستحب ومستحسن ہونے کی تصریح فرمائی ہے اس مضمون اور ان تمام باتوں کی تحقیق نفیس کے لیے دیکھو رسالہ اقامۃ القیامہ مصنفہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

دیکھیے یہ تمام ائمہ اور اکابر علماء اور چاروں مذہب کے مفتیان کرام تعظیماً کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو مستحب و مستحسن فرما رہے ہیں اور سب کے سب کہہ رہے ہیں کہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اب اگر اس قیام تعظیمی کو شرک و بدعت کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا شرک و بدعت ہے تو سوائے اس کے اور کیا کہیں کہ ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب   اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

مولوی اشرف علی مولوی محمد قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولود شریف، اگر بوجہ آنے نام آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اس سردار عالم و عالمیان روحی فداہ کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔ (امداد المشتاق)

نیز فرماتے ہیں:۔ اگر بہ نیت قیام احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیوں کہ عالم خلق مقید بہ زمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے، پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔ (امداد المشتاق)

دیکھیے جناب حاجی صاحب فرما رہے ہیں کہ قیام مولود شریف سے روکنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے کیونکہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور قیام کے وقت آپ کی تشریف آوری کا عقیدہ رکھنے میں مضائقہ نہیں کیونکہ آپ تشریف لاسکتے ہیں اب اگر قیام میلاد کو شرک و بدعت کہا جائے تو پھر شرک و بدعت یعنی قیام میلاد کو خیر کثیر کہنے والا کون ہوگا؟ اور اسکو پیر و مرشد اور بزرگ ماننے والا کون ہوگا؟

اقوال مخالفین معہ جواب عا

لعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے اس ہیئت کے ساتھ سلام نہیں پڑھا لہٰذا بدعت ہے

اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر یہی بات ہے کہ جو کام صحابہ کرام نے نہیں کیا تو وہ بدعت ہے تو جس ہیئت میں آج قرآن کریم ہیں مثلاً رنگین چکنے کاغذ ملاک وغیرہ کی چھپائی، اعراب، ترجمہ، حاشیہ پر تفسیر وغیرہ اور جس ہیئت میں آج کتب احادیث وان کی شروح اور کتب فقہ و اصول اور کتب درسیہ وغیرہ ہیں اور جس ہیئت میں آج مدارس دینیہ طریقۂ تعلیم، اوقات تعلیم، امتحانات تقسیم اسناد، سالانہ و ماہوار چندے اساتذہ کی تنخواہیں وغیرہ ہیں اور جس ہیئت میں آج تبلیغی جلسے ہوتے ہیں اور جس ہیئت میں آج مساجد، تنخواہ دار امام و موذن اور کمیٹیاں ہیں اور جس ہیئت میں آج سفر حج کیا جاتا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس کیا یہ سب کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا؟ اور یہ زمانہ صحابہ میں تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو چاہیے کہ صلوٰۃ وسلام کے منکران سب چیزوں اور ہیئتوں کو بدعت کہیں اور ان کے خلاف تقریریں کریں پوسٹر چھاپیں اور ہر ممکن ان کو مٹانے کی کوشش کریں وہ صرف میلاد شریف اور سلام و قیام کے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گئے ہیں یاد رکھیے اگر صحابہ کرام سے یہ ہیئت ثابت ہوتی تو یا واجب ہوتی یا سنت اور ہم نہ واجب کہیں نہ سنت ہمارے نزدیک اس ہیئت کے ساتھ سلام پڑھنا مستحب ہے اور مستحب وہ جس کو مسلمان اچھا سمجھیں جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ۔ — جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے

اقوال مخالفین مع جواب ۲

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا یہ ہیئت اللہ کی عبادت یعنی نماز کے لئے خاص ہے لہٰذا غیر اللہ کے لیے یہ ہیئت بنانا شرک ہے۔

اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ یا بالکل لغو بے بنیاد اور مبنی بر جہالت ہے ورنہ پھر کسی بزرگ کے پاس بصورت التحیات بیٹھنا بھی شرک ہو گا کیونکہ وہ ہیئت بھی تو نماز کی ہے اور پھر کسی کے آگے ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا بھی شرک ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ہیئت بھی نماز کی ہے رکوع سے اٹھ کر سجدہ میں جانے سے پہلے ہاتھ چھوڑ کر ہی کھڑا ہوتا ہے نماز کی ہیئت کیا؟ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر تو نماز کے اندر جب تک سلام نہ پڑھا جائے نماز ہوتی ہی نہیں یہ عجیب بات ہے کہ نماز کی ہیئت میں سلام پڑھنا تو شرک ہو اور نماز کے اندر التحیات میں سلام پڑھنا واجب۔

اصل بات یہ ہے کہ صرف عبادت کی ہیئت بنانے سے عبادت نہیں ہوتی جب تک عبادت کی نیت نہ ہو اور جس کی عبادت کی جائے اسکو معبود نہ سمجھا جائے صرف بھوکا رہنے سے روزہ نہیں ہو جائے گا روزہ تو اسی وقت ہو گا جبکہ بہ نیت عبادت روزہ رکھا جائے گا۔

اس مقام پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم عبادت اور تعظیم کی تعریف اور ان میں فرق بیان کر دیں تاکہ مسلمان بھائیوں کو مسئلہ سمجھنا آسان ہو جائے۔

عبادت اور تعظیم

کسی کو الٰہ، معبود اور اوصاف الوہیت سے موصوف مانتے ہوئے بہ نیت عبادت اس کے آداب بجالانا عبادت ہے

اور کسی معظم اور برگزیدہ ہستی کو الٰہ معبود اور اوصاف الوہیت سے موصوف نہ مانا جائے بلکہ نبی، ولی، پیر، استاد، ماں باپ سمجھ کر بہ نیت تعظیم اس کے آداب بجالانا تعظیم ہے عبادت نہیں۔

اس اعتبار سے غیر اللہ کی عبادت کسی نوع پر بھی جائز نہ ہوگی بلکہ شرک ہوگا۔
لیکن تعظیم کی کوئی نوع شرک نہیں ہو سکتی، ہاں حرام و مکروہ ہو سکتی ہے مثلاً
رکوع و سجدہ کیونکہ اس سے منع فرما دیا گیا مگر کسی بزرگ کے پاس التحیات
کی صورت میں بیٹھنا یا اس کے آنے پر احتراماً کھڑے ہو جانا یا کھڑے ہو کر حضور صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا قطعاً جائز ہے اس سے کہیں منع نہیں
فرمایا گیا بلکہ کتب احادیث و کتب فقہ میں اس کا ثبوت موجود ہے چنانچہ
حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں

نحن عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ الخ (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ ص۱)

ایک روز ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال سیاہ تھے اس پر سفر وغیرہ کا کوئی اثر نہ تھا ہم میں سے کسی نے اس کو نہ پہچانا یہاں تک کہ وہ اپنے دونوں گھٹنے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کی طرف ٹیک کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے یعنی بہ صورت التحیات بیٹھ گیا۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ اس نے چند سوالات کیے اور آپ نے ان کے
جوابات دیے جب وہ چلا گیا تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ یہ جبریل امین
تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

دیکھئے جبریل امین جیسے مقرب اور برگزیدہ فرشتے نے حضور صلے اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دوزانو بیٹھ کر امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
تعلیم فرما دی کہ کسی برگزیدہ خدا کے حضور دوزانو بیٹھنا جائز ہے یہ عبادت نہیں

ملکہ ادب وتعظیم ہے ورنہ کہنا پڑے گا کہ جبریل امین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کر کے شرک کیا تھا معاذ اللہ

دیکھیے اسی ہیئت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بیٹھنا عبادت ہے اور انبیاء اولیاء کے حضور بیٹھنا ادب وتعظیم ہے ہیئت ایک ہی ہے مگر ایک عبادت اور ایک تعظیم ان میں فرق کرنے والی صرف نیت ہی کی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (حضور نے) بنو قریظہ (یہود مدینہ) کا پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے پر آمادہ ہو گئے (کیونکہ حضرت سعد ان کے حلیف تھے ان کا خیال تھا کہ وہ ہماری رعایت کرتے ہوئے ہماری خلاصی کی کوشش کریں گے) تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا۔

فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ ۔

تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

(بخاری ومسلم ومشکوٰۃ صفحہ ۴۰۳)

دیکھیے اس حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود حکم دیا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ، منکرین قیام تعظیمی کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیمار تھے ان کی پنڈلی میں زخم تھا وہ خود گدھے سے اتر نہیں سکتے تھے اسی واسطے آپ نے ان کو حکم دیا کہ اٹھو اور ان کو اتار دو۔ مگر ان کا یہ کہنا درست نہیں کیونکہ گدھے سے اتارنے کے لیے ایک دو آدمی کافی تھے ساری قوم کو حکم دینے کی کیا ضرورت تھی اور پھر حدیث کے الفاظ "الی سیدکم" سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیام محض سرداری کی وجہ سے کرایا تھا نہ کہ بیماری کی وجہ سے اور چونکہ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کے سردار تھے اس واسطے خصوصاً ان کو حکم دیا چنانچہ محی السنۃ امام نووی اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں

فِیْهِ اِکْرَامُ اَهْلِ الْفَضْلِ وَتَلَقِّیْهِمْ وَالْقِیَامُ اِلَیْهِمْ اِذَا اَقْبَلُوْا وَاحْتَجَّ بِهِ الْجُمْهُوْرُ (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۳۴۴)

اس میں اہل فضل کے ملنے کے وقت اکرام اور ان کے آنے کے وقت قیام کرنے کی روشن دلیل ہے اور جمہور نے اس سے استدلال کیا ہے

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کے تحت علامہ طیبی سے نقل فرماتے ہیں۔

اجماع کردہ اند جماہیر علما بایں حدیث بر اکرام اہل فضل از علم یا صلاح یا شرف بہ قیام امام محی السنہ محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ گفتہ کہ ایں قیام مر اہل فضل را وقت قدوم آوردن ایشاں مستحب است و احادیث دریں باب در و یافتہ و در نہی ازاں صریحاً چیزے صحیح نہ شدہ

(اشعۃ اللمعات ص ۲۸/۴)

اس حدیث سے اہل علم و فضل و شرف کے اکرام اور ان کے قیام کرنے پر جمہور علماء کا اتفاق و اجماع ہے محی السنۃ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اہل فضل لوگوں کی تشریف آوری کے وقت یہ قیام کرنا مستحب ہے اس کی تائید میں احادیث آئی ہیں مگر اس کی ممانعت میں صراحۃً کوئی حدیث نہیں ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں تو

قَامَ اِلَیْهَا فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْهَا قَامَتْ

آپ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے اور اُن کے ہاتھ کو چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب حضور ان کے پاس

اِلَیْہِ فَاَخَذَ بِیَدِھَا فَقَبَّلَہٗ وَاَجْلَسَہٗ فِیْ مَجْلِسِھَا۔ | تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں اور آپکے ہاتھ کو چومتیں اور اپنی جگہ پہ بٹھاتیں۔

(ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۲)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی بڑا چھوٹے پر شفقت و محبت فرماتے ہوئے اور چھوٹا بڑے کی تعظیم کرتے ہوئے کھڑا ہو جائے تو یہ جائز ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے

فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ۔ | پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل نہ ہو جاتے

(مشکوٰۃ ص ۴۵۳)

ان روایات سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قیام تعظیمی جائز ہے لہٰذا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تعظیمًا قیام کرنا کس طرح ناجائز اور شرک و بدعت ہو سکتا ہے۔

فقہاء کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ روضہ انور پر حاضری کے وقت جب سلام پڑھا جائے تو یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ اسی طرح کھڑا ہو جسطرح کہ نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے (عالمگیری)

اقوال مخالفین معہ جواب عــــ۳

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَا تَقُوْمُوْا کَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ | نہ کھڑے ہو اکرو جس طرح کہ عجمی لوگ کھڑے ہوتے ہیں

(مشکوٰۃ باب القیام)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہونے کی ممانعت ہے۔

اس کے متعلق تمام علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس میں کھڑے ہونے کی نہیں بلکہ عجمیوں کی طرح کھڑے رہنے کی مخالفت ہے کیونکہ شاہان عجم کے درباری لوگ بیٹھ نہیں سکتے تھے بلکہ بادشاہ کے سامنے برابر ہاتھ باندھے ہوئے جھک کر کھڑے رہتے تھے۔

اسی کو فقہائے کرام نے ممنوع قرار دیا ہے اور بلاشبہ یہ ممنوع ہے چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ اَسَرَّہٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہٗ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

جس کسی کو یہ پسند ہو کہ لوگ اسکے لیے اسکے سامنے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں تیار کرے۔

اقوال مخالفین مع جواب ۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں باوجود اس کے کہ صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو لَمْ یَقُوْمُوا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھِیَتِہٖ لِذٰالِکَ کھڑے نہیں ہونے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ کو یہ پسند نہیں (مشکوٰۃ، باب القیام) معلوم ہوا کہ قیام تعظیمی آپ کو پسند نہ تھا۔

جواب:- یہ ناپسندیدگی طبعی تھی یعنی ازراہ تواضع و انکسار آپ کو پسند نہ تھا کہ جب بھی میرے صحابہ مجھے دیکھیں قیام کریں کیونکہ اس میں تکلف تھا، طبعی ناپسندیدگی اور ہے حقیقی اور شرعی ناپسندیدگی اور چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ مجھے یونس بن متی (علیہ السلام) پر فضیلت نہ دو آپ کا یہ فرمانا تو اضعاً تھا حالانکہ نصوص صریحہ سے آپ کا سید المرسلین اور افضل الانبیاء ہونا ثابت ہے۔

آپ کا ارشاد ہے مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہ جو اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے آپ نے اللہ کے لئے تواضع وانکسار فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ رفعت وعظمت بخشی کہ قیامت تک آپ کے غلام آپ کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام کے ہدیے اور تحفے پیش کرتے رہیں گے ؎

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اقوال مخالفین مع جواب عدہ

لوگوں نے قیام میلاد کو واجب اور ضروری سمجھ لیا ہے اور کسی مستحب کو واجب اور غیر ضروری کو ضروری سمجھنا ناجائز ہے۔ لہٰذا قیام ناجائز ہے۔

جواب:۔ اگر کوئی کسی کار خیر یا مستحب کام کو ہمیشہ کرے تو اس سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس کو فرض یا واجب جانتا ہے کیونکہ پابندی وجوب کی علامت نہیں۔ جیسا کہ اگر کوئی چاشت اور تہجد کو ہمیشہ پڑھے تو کیا یہ کہنا جائز ہوگا کہ یہ شخص چاشت اور تہجد کو فرض یا واجب جانتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس پر ایک بہتان اور اس کی نیت پر ایک ناروا حملہ ہوگا۔

یاد رکھئے! عمل میں ہمیشگی اور پابندی ہی مطلوب ومحبوب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ (مشکوٰۃ) اللہ کے نزدیک وہ عمل محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگر چہ تھوڑا ہی ہو۔

قرآن کریم۔ احادیث مبارکہ، چاروں مذہب کے ائمہ عظام

و مفتیان کرام اور علمارِ اسلام کے ارشادات مبارکہ سے دست بستہ احتراماً کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ومستحسن اور بہت ہی باعث رحمت وبرکت اور اجروثواب ثابت ہوا۔

ہمیں امید ہے کہ اہل انصاف ان چند سطور کو پڑھ کر میلاد شریف اور قیام وسلام کی اہمیت وشان کا بخوبی اندازہ لگالیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی جہالت اور مذہبی تعصب کا بھی اندازہ کرلیں گے جو کہتے ہیں کہ میلاد شریف اور قیام وسلام کرنا باعث شرک کرنے والے مشرک و بدعتی ہیں اور ان کی کوئی عبادت قبول نہیں۔

اے کاش

وہ لوگ بجائے اس کے کہ مسلمانوں کو میلاد شریف اور قیام وسلام جیسے مبارک افعال سے روکتے اور ان کو مشرک و بدعتی بناتے کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ شراب، جوا، زنا چوری، رشوت، جھوٹ غیبت اور ان جیسی دیگر برائیوں کو مٹانے کے سلسلے میں جد وجہد کرتے۔ مگر ان سے ایسی توقع کہاں ہوسکتی ہے کہ ان کی زبان وقلم کے نشتر تو مسلمانوں کے جذبات صادقہ کو مجروح کرنے کے لئے ہیں خدا تعالیٰ مسلمانوں میں اتحاد واتفاق پیدا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقط

خادم اہل سنت

مولوی عبدالجبار قادری رضوی فتحپوری

خطیب مسجد تکیہ اکبر شاہ

چمپا گنج سبیہ منو ۱۴۴/۱۲ کانپور

عید ولادت

کونین کے گوشے گوشے پہ چھائی ہوئی رحمت ہوتی ہے
محبوب خدا کی دنیا میں جب عید ولادت ہوتی ہے

اس جانِ بہار کی آمد سے ہر ایک روش ہر گلستن میں
کھلتے ہیں شگوفے رحمت کے انوار کی کثرت ہوتی ہے

تخلیق میں پہلے نور اُن کا آخر میں ہوا ہے ظہور انکا
تکمیل جہاں ہے ان کے لیے ختم ان پہ نبوت ہوتی ہے

میثاق کے دن سب نبیوں سے اقرار لیا تھا ان کے لیے
اب آتے ہیں وہ سردارِ رسل اب ان کی ولادت ہوتی ہے

اقصےٰ میں جماعت نبیوں کی دیکھی تو فرشتے بول اٹھے
کیا خوب جماعت ہوتی ہے کیا خوب امامت ہوتی ہے

جن و بشر حور و غلماں استادہ پئے تعظیم نبی
کیوں لوگ قیام کے منکر ہیں کیوں ان پہ قیامت ہوتی ہے

تعظیم کا منکر شیطاں تھا وہ دیو لعیں مردود ہوا
توقیر نبی جو کرتے نہیں نجدی کی جماعت ہوتی ہے

تمجیدِ خدا، توصیفِ نبی۔ تسبیح و ثنا تعظیم نبی
میلادِ نبی کی ہر محفل عنوانِ عبادت ہوتی ہے

(مولانا شاہ ضیاء القادری)

المرتبہ

مولوی عبدالجبار فتحپوری قادری رضوی ابراہیمی،
خطیب مسجد تکیہ اکبر شاہ سیسہ مئو $\frac{۸۸}{۱۲}$
کانپور

اپیل

اگر اس کتاب میں کوئی سہواً غلطی ہو تو فقیر کو بذریعہ خط مطلع فرمائیں اور شکر گزاری کا موقع عنایت فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

مولوی عبدالجبار خطیب مسجد تکیہ اکبر شاہ بر مکان ۲۵ $\frac{۸۸}{۵۰}$ چمن گنج شفیع آباد کانپور

ان مقامات سے بھی طلب کر سکتے ہیں

جناب پہلوان شاکر علی صاحب دوکان $\frac{۸۸}{۱۶۵}$ چمن گنج کانپور
جناب حافظ اقبال احمد صاحب مہتمم مدرسہ کلیمیہ چمن گنج سعید آباد کانپور
جناب عبدالغفار صاحب ٹھیکیدار جنیٹ متصل اونچی والی مسجد محلہ لالہ بازار شہر فتحپور ہسوہ یوپی